سوال

(439) گاہک کا مال بھول کر چلے جانا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر دکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آوے اور قیمت دے جاوے یا دوسری دوکان سے خرید کرلایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اس کے بھولے ہوئے اور چیز کو کیا کیا جاوے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آئے تو اس کو پہچان کر استعمال کرلیں کبھی اس کا مالک آجائے تو قیمت دے دیں،

(اہلحدیث ۸ جمادی الثانی ۳۳ء سہ)

تشریح :۔

قیمتی چیزوں کے لئے یہ حکم ہے الدر البھیہ میں ہے،

ولاباس بان ینتفع الملتقط بالشئ الحقیر کالعصا والسوط وہما بعد التعریف بہ ثلاثہ ر الروضۃ الندیۃ ج ٦ ص ٦٤٤)

یعنی کوئی چھوٹی موٹی چیز مثل عصا یا کوڑا وغیرہ کے کسی کو مل جاوے تو اس کو تین دن تک معلوم کرائے اگر اس کا مالک معلوم نہ ہوسکے تو پھر اس کے استعمال کتنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ احمد وابوداؤد میں حضرت جابر سے حدیث مروی ہے

قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم فی العصا دالسوط والحبل واشباہم یلتقطہ الرجل ینتفع بہ وفی اسنادہ المغیرہ بن ذیادہ وفیہ مقال وقد وثقہ وکیع وابن معین وابن عدي وفی الصلیحین من حدیث انس ان النبی صلی اللہ علیہ والہ سلم مر بتمرۃ فی الطریق فقال لولا انی اخان ان تکون من الصدقۃ لاکلتہا وقد اخراج احمد والطبرانی والبیھقی من حدیث یعلی بن مرۃ مرفوعاً من التقط لقطۃ یسیرۃ حبلا اودرہما اوشبہ ذلک فلیعرفہا ثلثۃ ایام ان کان فرق ذلک فلیعرفہ ستۃ ایام زاد الطبرانی فان جاء صاحبہا فلیصدق بہاء (حوالہ مذکور).

ان روایات کا مفہوم بھی یہی ہے کہ رسی، عصار، کوڑا یا ایک چونی تک چیزیں تین دن تک یا پھر زیادہ سے زیادہ چھ دن تک مشتہر کی جاویں بعد میں ان کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے یا پھر صدقہ کردیا جائے۔ (مؤلف)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص423

محدث فتویٰ